

(Posted on June 19, 2007)

اسمگلنگ اور تشدد کے شکار لوگوں کے تحفظ کا ایکٹ مجریہ 2000: انسانی اسمگلنگ کے بارے میں رپورٹ 2007ء

امریکی محکمہ خارجہ

وائٹ ہاؤس ڈی سی

12 جون، 2007

وزیر خارجہ کوئٹہ ویزا افسر کا خط

پیارے قارئین

دو سو برس قبل برطانوی پارلیمنٹ نے، ولیم ولبر فورس (William Wilberforce) کی کئی عشروں سے جاری جدوجہد کے نتیجے میں، بحر اوقیانوس کے ملکوں میں غلاموں کی تجارت کا عدم قرار دیدی تھی۔

انسانی اسمگلنگ، موجودہ دور میں غلامی کی نئی شکل اور عالمی سطح پر غلاموں کی نئی طرز تجارت ہے۔ جرائم کار تکاب کرنے والے لوگ، اپنے مفاد کیلئے ہم میں سے کمزوروں بالخصوص عورتوں اور بچوں کو پھانتتے ہیں۔ وہ انہیں سبز باغ دکھا کر غلامی اور جنسی غلامی کے دلدل میں دھکیل دیتے ہیں۔ آج ہمارا ضمیر ہمیں پھر جھنجھوڑ کر کہہ رہا ہے کہ ہمارے جیسے مردوں اور عورتوں کی تدریل ختم کرائی جائے۔ جیسا کہ انیسویں صدی میں دنیا بھر میں غلامی کے پر عزم مخالفین اس گناہ نے جرم کا مقابلہ کرنے کیلئے یکجا ہوئے تھے اسی طرح صدر جارج ڈبلیو بوش نے بھی یہ عزم کر رکھا ہے کہ امریکی حکومت اکیسویں صدی کے اس سنگین چیلنج سے نمٹنے میں قائدانہ کردار ادا کرے گی اور امریکہ ان ملکوں کا مضبوط اتحادی ہوگا جنہوں نے انسانی اسمگلنگ کے خاتمے کا تہیہ کر رکھا ہے۔

انسانی اسمگلنگ کے بارے میں ساتویں سالانہ رپورٹ میں، اس اسمگلنگ کو روکنے، مجرموں کو سزا دینے اور متاثرین کو تحفظ فراہم کرنے کیلئے دوسری حکومتوں کی کوششوں کا احاطہ کیا گیا ہے۔ رپورٹ میں تاریک ترین مقامات تک کی نشاندہی کی گئی ہے اور کہا گیا کہ ہر اس ملک کا، خواہ وہ دوست ہو یا دشمن، مجاہد کیا جائے جو انسانی اسمگلنگ کی روک تھام کیلئے مناسب اقدامات نہیں کر رہا۔

شرمندگی کی طاقت نے کئی ملکوں کو اقدامات اور بے مثال اصلاحات کرنے پر مجبور کر دیا ہے اور بڑھتی ہوئی آگہی کے باعث اس جرم پر قابو پانے اور متاثرین کی مدد کرنے میں تیزی سے پیش رفت ہو رہی ہے۔

انسانی اسمگلنگ کو شکست دینا آج کے دور میں ایک بڑی اخلاقی ذمہ داری ہے۔ ہم اپنے اتحادیوں اور دوستوں کے ساتھ مل کر اس بے رحمانہ دھندے کے خاتمے کیلئے کوششیں جاری رکھیں گے۔ غلامی کے خلاف نئی تحریک میں شامل ہونے پر آپ کا شکریہ۔ ہم باہمی اشتراک سے تبدیلی لاسکتے ہیں اور اجتماعی کوششوں سے سب کیلئے دنیا کو محفوظ، زیادہ آزاد اور مزید خوشحال بنا سکتے ہیں۔

آپ کی مخلص

کوئٹہ ویزا افسر

پاکستان

پاکستان، جنسی استحصال اور غلامی کیلئے اسمگل کئے جانے والے مردوں، عورتوں اور بچوں کا ذریعہ، منزل اور گزرگاہ ہے۔ پاکستانی عورتیں اور مرد گھریلو ملازم یا تعمیراتی کارکن کی حیثیت سے رضا کارانہ طور پر کام کرنے خلیجی ملکوں، ایران، ترکی اور یونان جاتے ہیں۔ تاہم باہر کے ملکوں میں پہنچنے پر ان میں سے کچھ کو جب بھرتی کی بھاری فیسوں، ٹرانسپورٹ کے بہت زیادہ کرایوں، نقل و حرکت کی پابندیوں اور جسمانی یا جنسی استحصال جیسے حالات کا سامنا کرنا پڑتا ہے تو وہ خود کو غلامی کی صورتحال میں پاتے ہیں۔ مشرق وسطیٰ میں اونٹ دوڑ کیلئے پاکستانی بچوں کی اسمگلنگ کے بارے میں کوئی نئی مصدقہ اطلاع تو نہیں ملی لیکن بعض غیر سرکاری تنظیموں کا کہنا ہے کہ پاکستان سے بچوں کو خلیجی ممالک میں جنسی استحصال کیلئے اسمگل کیا جاتا ہے۔ پاکستان کو داخلی طور پر بھی اس مسئلے کا سامنا ہے۔ مبینہ طور پر ہزاروں عورتوں کو قرضے چکانے یا تنازعات طے کرنے کیلئے مخالفین کے حوالے کر دیا جاتا ہے یا انہیں جنسی استحصال پر مجبور کیا جاتا ہے یا گھریلو ملازم بنا دیا جاتا ہے۔ سرسری اندازوں کے مطابق پاکستان میں جبری مشقت کے شکار لوگوں کی تعداد لاکھوں میں ہے۔ بنگلہ دیش، بھارت، برما، افغانستان، سری لنکا، نیپال، آذربائیجان، ایران، قازخستان، جمہوریہ کرغز، ترکمانستان، ازبکستان اور تاجکستان سے بھی عورتوں اور بچوں کو جنسی استحصال اور غلامی کیلئے اسمگل کر کے پاکستان لایا جاتا ہے۔ علاوہ ازیں، بنگلہ دیش، سری لنکا، نیپال اور برما کی عورتیں پاکستان کے راستے دوسرے ملکوں کو اسمگل کی جاتی ہیں۔

حکومت پاکستان اس اسمگلنگ کے خاتمے کیلئے کم سے کم اصولوں پر پوری طرح عمل نہیں کر رہی تاہم وہ اس سلسلے میں نمایاں کوششیں کر رہی ہے۔ رپورٹ کی تیاری کے دوران حکومت نے اسمگلنگ میں مدد دینے والے سرکاری اہلکاروں سمیت اسمگلروں کے خلاف مقدمے قائم رکھے تھے اور متاثرین کو دستیاب حفاظتی خدمات کیلئے بھیجنے کا سلسلہ جاری تھا۔ تاہم پاکستان نے جبری مشقت اور دوسری قسموں کی غلامی جیسے سنگین مسائل حل کرنے کیلئے نمایاں کوششیں نہیں کیں۔ اگلے سال پاکستان کو چاہیے کہ اسمگلنگ بالخصوص جبری مشقت، بچوں سے مشقت لینے کے رجحان اور تجارتی پیمانے پر جنسی استحصال کیلئے داخلی اسمگلنگ کے خلاف اپنی کوششیں تیز کر دے۔

قانونی کارروائی

حکومت پاکستان نے اس سال انسانی اسمگلنگ کے دھندے میں ملوث لوگوں کے خلاف قانونی کارروائی کرنے میں برابر پیش رفت نہیں کی۔ پاکستان میں انسانی اسمگلنگ کی روک تھام کے آرڈیننس مجریہ 2002 کے تحت ملک میں ہر طرح کی انسانی اسمگلنگ پر پابندی ہے۔ رپورٹ کی تیاری کے دوران انسانی اسمگلنگ کے آرڈیننس کے تحت 165 اسمگلروں کو مجرم قرار دیا گیا۔ حکومت نے اس دھندے میں ملوث 20 بڑے مجرموں کے خلاف تحقیقات شروع کی اور انٹرپول سے بھی درخواست کی کہ وہ انسانی اسمگلنگ کے دھندے میں ملوث اس کے 22 ملزموں کی گرفتاری کیلئے وارنٹ جاری کرے۔ اس کے علاوہ پاکستان نے اس اسمگلنگ میں ملوث ہونے والے 21 سرکاری اہلکاروں کے خلاف مقدمات درج کئے۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ فروری 2007 میں وفاقی تحقیقاتی ادارے (FIA) نے اسمگلنگ کے ایک مقدمے کی تحقیقات شروع کی جس میں ایک موجودہ وفاقی دزیریلوٹ ہے۔ پاکستان نے

جبری مشقت یا دوسری اقسام کی انسانی اسمگلنگ کے خلاف نفاذ قانون کی نمایاں کوشش نہیں کی۔ اگرچہ پاکستان میں جبری مشقت کا مسئلہ (ایک اندازے کے مطابق 10 لاکھ سے زائد افراد اس کا شکار ہیں) نمایاں ہے لیکن حکومت نے جبری مشقت یا غلامی کے خلاف تحقیقات، قانونی کارروائی یا سزا کے بارے میں کوئی ثبوت فراہم نہیں کیا۔ حکومت کو چاہیے کہ وہ اس قسم کی اسمگلنگ اور تجارتی پیمانے پر جنسی استحصال کیلئے لڑکوں یا لڑکیوں کی ملک کے اندر اسمگلنگ کے خلاف نفاذ قانون کی کوششیں مستحکم کرے۔

تحفظ

اس سال حکومت نے متاثرین کے تحفظ کی صورت حال بہتر بنانے کیلئے چند اقدامات کئے۔ حکومت چاہتی ہے کہ متاثرین، انسانی اسمگلنگ کے مقدمات کی تحقیقات میں مدد دیں اور وہ غیر ملکی متاثرین کو، ان کے اسمگلروں کے خلاف مقدمات کے فیصلے تک کام کرنے کی اجازت دیتی ہے۔ غیر ملکی متاثرین براہ راست اسمگل کئے جانے کے نتیجے میں جن غیر قانونی سرگرمیوں میں ملوث ہوتے ہیں ان پر ان کے خلاف مبینہ طور پر مقدمات نہیں چلائے جاتے۔ تاہم بعض متاثرین کے خلاف، خواہ وہ جنسی استحصال کی غرض سے اسمگل کئے گئے ہوں، جسم فروشی کے الزام میں قانونی کارروائی کی جاتی ہے۔ حکومت متبادل قانونی اقدامات کے تحت متاثرین کو ان ملکوں میں نہیں بھیجتی جہاں انہیں مشکلات پیش آسکتی ہوں یا ان پر مقدمہ چلایا جاسکتا ہو۔ سرکاری اہلکار غیر ملکی متاثرین کو معمول کے مطابق IOM کے زیر انتظام پناہ گاہوں میں بھیج دیتے ہیں اور پاکستانی متاثرین 276 میں سے کسی ایک مرکز تک رسائی حاصل کر سکتے ہیں جہاں عورتوں اور بچوں کو علاج معالجے، پیشہ ورانہ تربیت اور قانونی امداد کی سہولتیں مہیا کی جاتی ہیں۔ تاہم، حکومت مرد متاثرین کو حفاظتی خدمات فراہم نہیں کرتی جو نہ IOM کی پناہ گاہ نہ ہی کسی سرکاری مرکز میں جاسکتے ہیں۔ حکومت جبری مشقت یا کسی بھی طرح کی دوسری مشقت کا شکار ہونے والے کسی مرد یا خاتون کو امداد مہیا نہیں کرتی۔ پاکستان کو یہ بات یقینی بنانی چاہیے کہ انسانی اسمگلنگ کے متاثرین کو سزا نہ دی جائے جنسی استحصال اور جبری مشقت کے بڑی تعداد میں متاثرین کو امداد اور تحفظ فراہم کیا جائے اور اسمگلنگ کے تمام متاثرین کو حفاظتی خدمات فراہم کی جائیں۔

روک تھام

پچھلے سال کے دوران پاکستان نے اسمگلنگ کی روک تھام میں کچھ پیش رفت کی۔ مارچ 2006 میں، پاکستان اور بھارت کے نفاذ قانون کے افسروں نے سرحد پار انسانی اسمگلنگ روکنے میں تعاون کرنے کیلئے ایک ورکنگ گروپ تشکیل دیا۔ پاکستان نے جون 2006 میں ایران کے ساتھ بھی ایسے ہی ایک سمجھوتے پر دستخط کئے۔ حکومت ہوائی اڈوں پر اسمگلنگ کے طریقوں اور متاثرین پر نگاہ رکھنے کیلئے جدید ٹیکنالوجی استعمال کر رہی ہے۔ پاکستان نے اقوام متحدہ کی TIP دستاویز 2000 کی توثیق نہیں کی۔